120849 ـ خاوند كے گھر والوں كا بكارت كا خون ديكھنے كى قبيح اور گندى عادت

سوال

ميں يہ چاہتا ہوں كہ برائے مہربانى مجھے بتائيں كہ كيا خاوند كے گھر والوں كے ليے بكارت كا خون ديكھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

يہ ايك قبيح اور گندى عادت اور شنيع و برا فعل ہے، خاوند كے ليے جائز نہيں كہ وہ اس ميں اپنے گھر والوں كى موافقت كرے، اس ليے اسے نہ تو اس پر فعلا راضى ہونا چاہيے اور نہ ہى قولا راضى ہو، اس كے كئى ايك اسباب ہيں جن ميں سے چند ايك درج ذيل ہيں:

1 ـ يہ زوجيت كے اسرار و راز ميں شامل ہوتا ہے جس كے بارہ ميں اسے حفاظت كا حكم ديا گيا ہے، كيونكہ خاوند اور بيوى كے مابين جو مخصوص تعلاقات ہوتے ہيں انہيں لوگوں ميں نشر كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى اس كے اثرات پر كسى كو مطلع نہيں ہونا چاہيے.

2 ـ نكلنے والا يہ خون اس بات كى علامت نہيں كہ عورت شريف و عفيف ہے يا پھر برى ـ جيسا كہ معلوم ہے ـ اس كے نتيجہ ميں اس علامت نے اپنى موجودگى كا سبب بھى مفقود كر ديا.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (40278) كے جواب كا مطالعہ كريں.

3 ـ بالفرض اگر خاوند اپنى بيوى كو باكرہ نہيں پاتا تو بھى اسے اپنى بيوى كى سترپوشى يعنى اس پر پردہ ڈالنے كا حكم ديا گيا ہے، نہ كہ وہ اسے لوگوں ميں ذليل و رسوا كرتا پھرے اور خاوند كے گھر والے جس چيز كا اس سے مطالبہ كر رہے ہيں اس ميں ذلت و رسوائى ميں معاونت ہے جو كہ حرام ہے اس سے واجب كردہ سترپوشى ميں معاونت نہيں ہوتى.

4 ـ اس قبيح اور گندى عادت كى خرابيوں ميں يہ بھى شامل ہے كہ: خاوند اور بيوى دونوں كو پريشانى حاصل ہوتى ہے؛ تا كہ خاوند پردہ بكارت كو ختم كرنے ميں جلدى كرے، حالانكہ پہلى رات بيوى اس كے ليے تيار نہيں بھى ہو

سکتی، اور بعض اوقات بہت زیادہ خون جاری ہونے کا سبب بھی بن سکتی ہے اور اسی طرح ازدواجی تعلقات میں بھی بغض پیدا ہو سکتا ہے.

5 ـ اس قبیح اور گندی عادت میں عورت پر فحاشی کے فعل کی تہمت پائی جاتی ہے، اور وہ اس خون کو دیکھ کر اس کی براءت کی دلیل حاصل کرنا چاہتے ہیں.

6 ـ اس قبیح اور گندی عادت کے بارہ میں کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ شرم و حیاء کے منافی ہے، کیونکہ خاوند اور بیوی کے مابین جو ازدواجی تعلقات قائم ہوتے ہیں انہیں چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے انہیں ظاہر کرنے اور ا سکا اعلان کرنا جائز نہیں.

اس لیے اس گندی اور قبیح عادت سے اجتناب کرنا اور اس کے خلاف اعلان جنگ کرنا واجب و ضروری ہے.

شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" واضح اور فاش غلطی ہے کہ دلہن کے خون بکارت سے لتھڑی ہوئی دلہن کی قمیص دیہات میں گھمائی جائے، بلکہ بکارت کے خون کی بجائے اسے اس بارك سے عضو پر زیادتی کا خون کہنا زیادہ صحیح ہوگا، کیونکہ یہ وحشی شخص ضرورت کے وقت بھی اس مسکین عورت کے متعلق اللہ کا ڈر نہیں رکھتا کہ اللہ اس کی نگرانی کر رہا ہے.

اور پھر یہیں پر بس نہیں بلکہ دلہن کی قمیص گھماتے ہوئے اور پردہ بکارت زائل کرتے ہوئے ایسی کلام کرتے ہیں جس سے انسانیت بھی شرما جاتی ہے، مالدار اور درمیانہ درجہ کے افراد کے ہاں تو یہ بدعت ختم ہو چکی ہے، لیکن فقراء و غریب لوگوں میں ابھی تك اسے مقدس سمجھ جاتا ہے اور یہ باقی ہے، اور اسی طرح گرے ہوئے طبقہ کے ہاں بھی پائی جاتی ہے جو کہ جاہلیت کی باقیات میں سے ہے " انتہی

دیکھیں: الابداع فی مضار الابتداع (265) طبع دار الاعتصام.

واللہ اعلم .